سکون کا رشتہ

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

''اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔'

(سورۃ الرُّوم:21)

انسان وجود میں نہ آ سکتا، اس کی پیدائش ممکن ہی نہ ہوتی اگر مرد عورت کے پاس اور عورت مرد کے پاس سکون نہ پاتے۔ ربّ العزت فرماتے ہیں کہ تمہاری پیدائش کے لیے ہم نے جوڑے کے ساتھ سکون کا رشتہ رکھ دیا، ان کا ایک دوسرے کے پاس کھنچے چلے آنا ناگزیر ہو گیا۔ اس رشتے کا مقصد ہی سکون ہے۔

لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا کے الفاظ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں۔

''تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔''

اگر شوہر اور بیوی کے تعلق میں سے سکون، اطمینان، طمانیت، ایک دوسرے کی طرف مائل [attract] ہونا ختم کر دیں، پھر ان دو افراد کو ایک چھت

تلے اکٹھا رکھ کر دیکھ لیں، کیا ایک چھت تلے رہنا ممکن ہو جائے گا؟ کیا ان دونوں کے درمیان ایسی ہم آہنگی ہو سکے گی کہ نئی نسل وجود میں آسکے؟ یقیناً نہیں۔ لہذا جوڑ ا بنانا اور جوڑے کا انسان بنانا، پھر دونوں کے دلوں کے اندر ایک دوسرے کے لیے محبت رکھ دینا، ایک دوسرے کے لیے سکون رکھ دینا، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔

انسان اس فطری تعلق سے کتنی لذت حاصل کرتا ہے؟ جسمانی لذت اپنی جگہ پہ لیکن روحانی لذت کتنی زیادہ ہے!

ایک لڑکا اور ایک لڑکی رشتۂ نکاح میں بندھنے کے بعد چھوٹا سا گھر بناتے ہیں۔ ایک ایک چیز میں دونوں کی پسند شامل ہوتی ہے۔ پھر دونوں میں اختلاف ہوتا ہے تو ایک کہتا ہے کہ یہ چیز اس طرح آئے گی، دوسرا کہتا ہے نہیں ایسے آئے گی، کبھی دونوں میں اُلجھ جاتے ہیں لیکن پھر دونوں صلح کر لیتے ہیں کیونکہ انہیں ایک چھت تلے رہنا ہے۔

کون سی چیز صلح کرواتی ہے؟

کون سی چیز آپس میں اکٹھا کر دیتی ہے؟

کیا خود سے خود انسان کے اندر یہ سب کچھ آ گیا؟

ایک ایک جذبے، ایک ایک میلان پر غور کر کے دیکھیں:

رب العزت فرماتے ہیں

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ ''یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے۔''

ایک چیز مرد اور عورت کے رشتے میں خاص طور پر سامنے رکھنے والی

ہے۔ کسی بھی معاملے میں جب دو فریق ہوتے ہیں تو وہ کس طرح سے کسی پیش آنے والے معاملے کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟ دو صورتیں ہو سکتی ہیں: ایک انسان یا تو اپنی طرف دیکھے یا دوسرے کی طرف دیکھے۔ جو اپنی طرف دیکھتا ہے وہ حقوق لینا چاہتا ہے اور جو دوسرے کی طرف دیکھتا ہے وہ ذمہ داری محسوس کرتا ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر کوئی اپنی ذمہ داریوں کی طرف دیکھے اور ہر شخص کو اسلام نے ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ جب ہر کوئی اپنی ذمہ داریوں اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے لگتا ہے تو پورا معاشرہ اور خاندان جنت نشان بن جاتا ہے۔

پھر حقوق و فرائض کی تقسیم کی بات ہو تو اسلام یہ دیکھتا ہے کہ کون سا فریق کسی معاملے میں کمزور ہے اور کون کہاں طاقتور ہے؟ جو فریق نسبتاً کمزور ہے اس سے اسلام کہتا ہے کہ صبر کرو اور جو طاقتور حیثیت کا مالک ہے اس سے اسلام کہتا ہے کہ عدل کرو، انصاف سے کام لو۔ شوہر اور بیوی کے بارے میں اسلام کا جو مؤقف ہے وہ اسی نقطۂ نظر کا حامل ہے کہ مرد سے اسلام کہتا ہے کہ تم عدل سے کام لو اور عورت سے یہ کہتا ہے کہ اپنے اندر اطاعت کا مزاج پیدا کرو اور اطاعت صبر کے بغیر نہیں ہوا کرتی۔

عورت کو شوہر کا مطیع فرمان کیوں بنانا ہے؟

ایک صالح مزاج کی پرورش کرنے کے لیے تاکہ وہ مرد کی سچی رفیق بن سکے، جس کے نتیجے میں گھر کے اندر ایک تعمیری فضا پیدا ہو اور لڑائی جھگڑے کی فضا ختم ہو جائے۔ اطاعت گزار بیوی ویسے تو مطیع ہے لیکن شوہر کا دل جیت

کر گھر کی مالک بن جاتی ہے۔یہ ہے طریقہ جو اسلام بتاتا ہے۔گھر کے اندر جو عورت اپنے آپ کو جھکا کر رکھتی ہے وہی سب سے اونچی جگہ حاصل کر لیتی ہے اور اگر وہی عورت شوہر سے لڑائی جھگڑا کرے اور شوہر کے سامنے اطاعت کی بجائے سرکشی کا مظاہرہ کرے تو جھگڑے بھی ہوتے ہیں اور گھر بھی ٹوٹتے ہیں۔جو طریقہ کار اسلام نے بتایا وہ یہ ہے کہ مرد اپنے گھر والوں کے حق میں بہترین ہو اور عورت اس کے لیے جھکنے والی ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ [ترمذی]

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہترین ہو اور میں تم سب میں سے اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہوں۔''

عورت اور مرد کا باہمی تعلق بنیادی طور پر انہی دو اصولوں پر قائم ہوتا ہے، مرد کی طرف سے بھی اور عورت کی طرف سے بھی۔مرد نے حفاظت کرنی ہے، کفالت کرنی ہے اور عورت نے اطاعت کرنی ہے اور رازوں کی حفاظت کرنی ہے اور اطاعت میں گھریلو نظم کی حفاظت کرنا بھی آتا ہے۔

گھر ہمیشہ اچھا مزاج رکھنے والوں کی وجہ سے بنتا ہے۔ایک اچھے گھر کی تعمیر ایک اچھا مرد اور ایک اچھی عورت کرتی ہے لیکن گھر کی تعمیر اور بچوں کے کردار کی تعمیر تب ہوتی ہے جب کسی کے اپنے شعور کی تعمیر ہو چکی ہو۔شعوری پختگی اگر مرد کے اندر نہ ہو یا عورت کے اندر نہ ہو تو ہمیشہ معاملات اونچ نیچ کا شکار رہتے

ہیں۔اس اعتبار سے اگر دیکھیں تو شعور کی پختگی کے لیے سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ کا دیا ہوا علم ہے جو محمد ﷺ کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے۔اس علم سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کا شعور ملتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جانے کی توفیق ملتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق کی دولت نصیب ہوتی ہے۔سچ تو یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ رشتہ مضبوط کرنے سے ہی آپس کا تعلق مضبوط ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا تعلق اُس کے کلام سے بنتا ہے۔

ماں باپ اپنی بچی اور بچے کو جو بہترین تحفہ دے سکتے ہیں وہ اچھی تعلیم کا تحفہ ہے۔قرآنِ مجید کی تعلیم کا،حدیثِ نبوی ﷺ کی تعلیم کا،اس خوبصورت زندگی کی تعلیم کا جس کی پیروی کرنا تمام امت کی ذمہ داری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنا زیادہ شوہر اور بیوی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں گے،اتنا ہی زیادہ ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے،ایک دوسرے کے لیے جان نچھاور کرنے والے ہوں گے۔یہی محبت اس رشتے کو سکون کا رشتہ بنا دیتی ہے۔
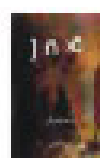
Available now

نکاح سیریز

☆ نکاح مُبارک

☆ تم ایک دوسرے کا لباس ہو

☆ گھر ٹوٹنے نہ دینا

☆ گھر بچاؤ

☆ گھر کا سکون

☆ سکون کا رشتہ

☆ گھر والوں کو آگ سے بچاؤ

☆ محبتیں لازوال ہو جائیں

☆ کرنا تو ہے۔ پھر کرتے رہو